# واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

اس کے بعد حضور انور نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁......**ایک واقفِ نو نے سوال کیا** کہ بعض اوقات جب بچہ ابتدائی دور میں ہو، یعنی cells کی حالت میں ہو تو میڈیکل ریسرچ کے لئے اس پر کچھ تجربات کئے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں اسلام کی کیا تعلیم ہے؟

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز** نے فرمایا اگر یہ تجربات اس دنیا کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہیں کہ آئندہ جو بچے پیدا ہوں گے، ان میں pregnancy کے دوران جو مسائل پیدا ہو سکتے ہیں، ان کا پتہ چل جائے۔ اس لحاظ سے یہ تجربہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ ماں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے اور جسم کی growth شروع ہو جاتی ہے تو اس وقت اس کو مارنا جائز نہیں ہے۔

❁......**ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ** جب امام نماز پڑھا رہا ہو، مثلاً تین رکعات کی بجائے دو پڑھا دے تو کیا کرنا چاہئے؟

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** ”سُبْحَانَ اللّٰہ“ ایک دفعہ کہہ دو۔ اگر امام نے سن لیا تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو خاموش رہو اور بار بار نہ کہو۔ یہ نہیں کہ پہلے پہلی صف اور پھر دوسری صف والے ”سبحان اللہ“ کہنا شروع ہو جائیں اور پھر تیسری صف شروع کر دے۔ اس طرح بار بار کے کہنے سے امام کو بھول ہی جاتا ہے کہ میں نے کرنا کیا ہے، کیا غلطی ہوگئی ہے، وہ نماز میں کچھ کہہ نہیں سکتا، کچھ کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ تو اسلئے ایک دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا کافی ہے۔ امام کو سمجھ آ گیا تو ٹھیک ہے، نہیں یاد آتا تو خاموش رہو اور جب امام سلام پھیر دے تو اس کو یاد کروا دو کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھی تھیں، پوری تین رکعات نہیں پڑھ سکے۔ تو امام سلام پھیرنے کے بعد پھر کھڑا ہوگا اور ایک رکعت پڑھا دے گا۔ سارے اس کے ساتھ پڑھیں گے اور رکعت کے بعد جب سلام پھیرنے لگے تو اس سے پہلے سجدہ سہو کے دو سجدے کرے گا اور سلام پھیر دے گا۔ بس ایک دفعہ امام کو یاد کروا دو۔ بعض دفعہ امام confuse بھی ہو جاتے ہیں۔ مجھے بھی بعض دفعہ لوگ ”سُبْحَانَ اللّٰہ“ اس طرح کہنے لگتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں لگتا کہ غلطی کیا کی ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** ایک دفعہ ایسا اتفاق ہو چکا ہے کہ کوئی کچھ نہیں بولا اور میں نے دو رکعات مغرب کی نماز کے بعد سلام پھیر دیا تو پھر نمازیوں نے کہا کہ آپ نے تو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، پھر ایک رکعت اور پڑھ لیتے ہیں۔ تو یہ ہو جاتا ہے، ہر ایک سے ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک دفعہ چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھا دی تھیں۔ صحابہؓ نے کچھ نہیں کہا۔ بعد میں کسی نے کہا کہ کیا نماز کے بارے میں نیا حکم آ گیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نہیں۔ تو کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ”سُبْحَانَ اللّٰہ“ کہہ کر یاد کروا دینا تھا۔ بھول تو ہر ایک سکتا ہے۔ لیکن اگر امام کو یاد آ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ سلام پھیرنے کے بعد نماز کا جو حصہ رہ گیا ہے، وہ پورا کر لے گا۔

❁......**ایک واقفِ نو نے سوال کیا** کہ میں سول انجینئرنگ کر رہا ہوں اور اگلے سال انشاء اللہ مکمل ہو جائے گی۔ کیا میں اب ماسٹرز کر سکتا ہوں؟

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** بالکل کر لو، لیکن کس چیز میں کرو گے؟

**اس پر واقفِ نو نے عرض کی** کہ سول انجینئرنگ میں کنسٹرکشن میں سپیشلائزیشن کرنی تھی۔ مسجدیں اور بلڈنگز وغیرہ بنانی ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: اچھی بات ہے کریں۔ جرمنی میں جو مسجدیں پانچ سال میں بنانی تھیں اس میں سے ابھی بیس سالوں میں پچاس بھی نہیں بنیں۔ ابھی بہت وقت ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی بناتے رہنا ہے۔ ایسا ڈیزائن کرو، جو سستا بھی ہو۔ بلکہ یہ بھی ریسرچ کرنی چاہئے کہ کون سے material استعمال کئے جائیں، جو دیرپا بھی ہوں۔ ابھی یہ pre fabricated material استعمال کر رہے ہیں جس سے مسجدوں کی cost آدھی رہ گئی ہے۔

لیکن مزید دیکھنا چاہئے کہ اس کی مضبوطی کیسی ہے، لائف کتنی ہے؟ اور مزید ریسرچ بھی کرنی چاہئے کہ کس طرح ہم کم خرچ پر زیادہ سے زیادہ مسجدیں بنا سکتے ہیں۔

❁......**ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ** میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں، پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے والد صاحب ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی کام کرنا ہو تو خلیفہ وقت سے ضرور اجازت لیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے**

**فرمایا:** آپ تو ویسے وقفِ نو ہیں، آپ کے لئے تو ویسے ہی ضروری ہے لیکن باقی عام آدمی کے لئے ضروری نہیں ہے۔

واقفِ نَو نوجوان نے عرض کیا کہ میں teaching کی فیلڈ میں تربیت حاصل کر رہا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ ہیسن میں نصاب تیار ہے اور احمدیہ جماعت کی طرف سے کیا گیا ہے جو سکولوں میں پڑھایا جائے گا۔ اب میں شوق رکھتا ہوں کہ اسلامک سٹڈی پڑھوں۔

حضور **انور** ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ **العزیز** نے

**فرمایا:** ٹھیک ہے اسلامک سٹڈی کریں اور اس کے بعد بتا دیں کہ میں نے یہ پڑھائی مکمل کر لی ہے اور اب کیا مجھے اجازت مل سکتی ہے کہ یہاں اگر سکولوں میں جگہ ملے تو اِدھر ہی پڑھا لوں۔ یا ابھی تو جماعت کا کوئی سکول نہیں ہے، لیکن جب جماعت سکول کھولے گی تو وہاں پڑھا لیں۔

اس واقفِ نو کا جسم کچھ بھاری تھا **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا** بھاگ دوڑ کیا کریں، ورزش کیا کریں۔ 24 سال تمہاری عمر ہے، تمہیں ورزش کی زیادہ ضرورت ہے۔

❁......**اسی واقف نو نے عرض کیا کہ** پچھلی جمعرات کو میرے والد صاحب کا انتقال ہوا ہے۔ تو ان کے لئے دعا کی درخواست ہے اور میں اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا**

**کہ:** اللہ تعالیٰ آپ کے والد صاحب کی خواہشات کو، ان کی دعاؤں کو آپ کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین۔

❁......**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** نماز قصر کس صورت میں ہو سکتی ہے اور کتنے دن تک ہم لگاتار قصر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے**

فرمایا: اگر آپ سفر پر ہیں تو آپ نماز قصر کریں گے۔ جیسے میں آجکل سفر پر ہوں تو اسلئے میں بھی نماز قصر کر رہا ہوں۔ 14 سے 15 دن تک آپ قصر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کو مدت کا پتہ نہیں ہے۔ مثلاً آپ چار دن تک سفر پر ہوں اور پھر مزید چار دن کسی کام کی وجہ سے ٹھہرنا پڑ جائے، تو آپ قصر کریں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک بار ایسا واقعہ ہوا کہ چند دن کا سفر تھا اور آپ نماز قصر فرماتے رہے۔ وہ مدت دو مہینے تک طویل ہوگئی اور آپ نے قصر کر کے نماز ادا کی۔ تو یہ اس صورتِ حال میں ہے کہ آپ سفر میں ہیں۔ سفر کی نیت سے نکلے ہیں تو پھر قصر کر لیں۔ ہاں اگر سفر میں قیام 14 دن سے زیادہ ہو تو پھر میں قصر نہیں کرتا۔

❁......**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ Baden-Württemberg کے صوبہ میں کیس کا انکار ہو رہا ہے۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے**

**فرمایا:** جن کے reject ہو رہے ہیں تو ان سے کہو کہ صدقہ دیں، دعا کریں اور سچ بولیں۔ سچائی پر قائم رہ کر اپنے کیس کا بیان دیں۔ جو سچی سٹیٹمنٹ پہلے دی ہے اس پر قائم رہیں۔ ان لوگوں میں ہمدردی کا جذبہ بہر حال ہے۔ اگر نہیں بتایا جائے کہ ہمارے حالات وہاں پر ایسے ہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ کوئی کیس بنا ہوا ہو۔ بلکہ اردگرد کا ماحول ایسا بن چکا ہے اور ہم پر mental troture ہے۔ jobs بھی بعض اوقات نہیں ملتیں، یا بڑی jobs سے نکال بعض دفعہ نکال دیا جاتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ life threat ہو یا مقدمہ ہی ہمارے خلاف بنا ہو۔ تو یہ جو mental torture ہے یہ ہماری برداشت سے باہر ہو گیا ہے اسلئے ہم یہاں آگئے ہیں تاکہ ہمیں سکون ملے۔ اگر مستقل نہیں تو ہمیں 5 سال کا ہی ویزہ دے دیں۔ 5 سال تو

ہمارے اچھے گزر جائیں اور اگر حالات اچھے ہوں تو ہم واپس بھی جاسکتے ہیں۔ اگر انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ آپ کے کیسز سچائی پر مبنی ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ عموماً 80 فیصد کیس پاس ہوجاتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** جماعت بھی انہیں ثبوت دیتی ہے اور بتاتی ہے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے اور ایمبیسیز کے ذریعے بھی بتایا جا رہا ہے اور سیاستدانوں کو بھی بتایا جاتا ہے۔ میں بھی اپنے سفروں میں بتاتا رہتا ہوں۔ دنیا کو تو ہر جگہ پتہ ہے۔ Human Rights والوں کو بھی سب کچھ پتہ ہے، UNO کی جو کانفرنس ہوتی ہے تو وہاں بھی جماعت کا موقف پیش کیا جاتا ہے۔ جو کوششیں ہیں، وہ تو ہم کرتے ہیں۔ تو کیسز اس طرح پیش کرنے چاہئیں کہ ان کے ہمدردی کے جذبات ابھریں اور یہ کیسز سچائی پر مبنی ہوں۔ یہی میں خطبہ میں کہہ چکا ہوں۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ** فجر، مغرب اور عشاء کی نماز میں امام تلاوت اونچی آواز میں پڑھتا ہے۔ تو دوسری نمازوں میں اونچی آواز میں تلاوت کیوں نہیں پڑھی جاتی؟

**اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** ایک وجہ تو یہ ہے کہ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کر کے دکھایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سنت تھی، اسی کے مطابق ہم کرتے ہیں۔ دوسری حکمت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ وقت کے مطابق جو صورتِ حال ہے اِسی طرح پڑھتے ہیں۔ جیسے ظہر یا عصر کی نماز کا جو وقت ہوتا ہے وہ ایسا وقت ہوتا ہے جس میں خاموشی طاری ہوئی ہوتی ہے اور اس خاموشی میں عبادت کا جو ایک ماحول ہوتا ہے، یعنی بغیر اونچی آواز کے تو اس عبادت میں زیادہ سکون ہوتا ہے، یعنی انسانی فطرت کے مطابق یہ دونوں عمل ہو رہے ہیں۔ قدرت کا جو ایک ماحول ہے، یہ اس کے مطابق ہے۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** پچھلی کلاس میں' میں نے بتایا تھا کہ میں نے سکول میں ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں تقریر کرنی تھی تو الحمدللہ بہت کامیاب رہی ہے۔ پہلے سکول میں class mates کو خدا کے بارے میں تو یقین نہیں تھا لیکن تقریر کے بعد انہیں یقین ہوگیا اور بہت سے طلباء نے اس کا اظہار کیا کہ انہیں خدا پر یقین ہوا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ آئندہ بھی ایسے کام کیا کرو۔ پہلے تو دنیا کو یہ بتاؤ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ پھر دین کی طرف بلاؤ۔

❁...... **اسی واقفِ نو نے دوسرا سوال کیا کہ:** یہاں انڈیا کی partition کے بارہ میں بات ہوتی ہے۔ اساتذہ یہ کہتے ہیں کہ انسانوں کے لئے یہ بہت نقصان دہ تھا اور اچھا نہیں رہا، کیونکہ 50 لاکھ انسانوں کو قتل کیا گیا تھا، تو اگر لوگ باتیں کریں تو ان کو کیا بتایا جائے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** سوال یہ ہے کہ پہلے جب پارٹیشن نہیں تھی تو اس وقت بھی ہندو اور مسلمان کا فساد کھڑا ہو چکا تھا۔ Congress League تھی، ہندو بھی تھے، مسلمان بھی تھے، یہ اگر اکٹھے ہوکر رہتے تو ٹھیک تھا۔ لیکن اس وقت جو حالات پیدا ہو گئے تھے، ایسے تھے کہ ہر ایک کو نظر آرہا تھا کہ اب یہ حالات مزید بگڑیں گے۔ مار دھاڑ، قتل و غارت اُس وقت بھی شروع ہوگئی تھی۔ دشمنیاں اندر اندر پنپ رہی تھیں۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ جب partition ہوئی تو دشمنی ایک دم نکل کر باہر آگئی اور قتل و غارت اسی وجہ سے ہوئی اور جتنے مسلمان مارے گئے اس کے مقابلہ پر ہندو اور سکھ نہیں مارے گئے۔ انہوں نے مسلمانوں کو زیادہ مارا ہے۔ مسلمانوں نے بھی ظلم کئے ہیں لیکن ہندوؤں کے مقابلہ میں کم تھے۔ جو بھی مسلمان تھے وہ شروع میں یہ نہیں چاہتے تھے کہ اس طرح partition ہو۔ پھر جب سارے حالات دیکھے تو آخر مجبور ہوکر یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ملک ہونا چاہئے۔ لیکن ساتھ یہ گارنٹی دی کہ جو مسلمانوں کا ملک پاکستان ہوگا، اس کی جو سیاسی بنیاد ہے وہ تو مذہب کے اوپر نہیں ہوگی۔ بلکہ ہر ایک شخص جو پاکستان کا شہری ہے، مسلمان مسلمان کہلائے گا اور ہندو ہندو کہلائے گا، عیسائی عیسائی کہلائے گا، ہر ایک آزاد طور پر

ایک شہری کی حیثیت سے یہاں رہے گا اور مذہب کی آزادی استعمال کرے گا اور اُسے مکمل مذہبی آزادی ہوگی۔ لیکن پاکستان بننے کے بعد یہاں مذہبی بنیاد پر ظلم شروع ہوئے۔ احمدیوں پر بھی ظلم ہو رہے ہیں اور باقی اقلیتوں پر بھی ظلم ہو رہے ہیں۔ یہ حالات جو اُس وقت تھے تو اس وقت کے مطابق یہ فیصلہ بالکل صحیح تھا۔ اور اُس وقت جو نتائج نکلے تھے ہوسکتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ خطرناک نکلتے۔ یہ جو قتل و غارت ہوئی ہے، یہ دلوں کے اندر جو لاوا پک رہا تھا، وہ پھٹا ہے، تو قتل و غارت ہوئی ہے۔ اگر پارٹیشن نہ ہوتی تو قتل و غارت کسی اور رنگ میں ہو جاتی تھی۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** میں بہت تبلیغ کرتا ہوں۔ جن کو تبلیغ کرتا ہوں، ان میں مسلمان بھی ہیں۔ وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ جو سچے نبی ہیں ان کے چہرہ پر تو نور ہوتا ہے۔ آپ کے جو نبی ہیں ان کے چہرہ پر نور ہوتا تو سب ایمان لے آتے۔

**اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے زیادہ نور تو کسی کے چہرہ پر نہیں تھا۔ وہ نور بلال کو تو نظر آ گیا، ابوبکر کو نظر آ گیا لیکن ابوجہل کو نظر نہیں آیا۔ حضرت عمرؓ کو بھی فوری طور پر نظر نہیں آیا، قرآنِ کریم کی تلاوت سنی، اِس کی تعلیم دیکھی تو اُس تعلیم نے جھنجھوڑا کہ نور تلاش کرو۔ تو اِس تعلیم میں نور نظر آیا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی نور نظر آ گیا۔ اس لئے تم ان سے کہو کہ جب آپ دل صاف کر کے، پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے 'اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ' کی دعا مانگیں اور حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو پڑھیں کہ وہ کہتے کیا ہیں۔ آپ علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی تعلیم دیتے ہیں۔ جب اس پر غور کر کے آپ دیکھیں گے تو پھر آپ کو جب اس تعلیم میں نور نظر آئے گا تو اس تعلیم کو پیش کرنے والے شخص میں بھی نور نظر آ جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی آپ کے دشمن تھے تو اُس وقت وہ سارے کیوں نہیں اسلام لے آئے۔ چند غریب لوگ ہی تھے جو ایمان لائے۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** میں ڈیڑھ سال قبل پاکستان سے جرمنی آیا ہوں۔ کافی احمدی لوگ یہ خیال رکھ کر آئے تھے کہ جلد کیس پاس ہو جائے گا اور سٹڈی وغیرہ جاری کر سکیں گے۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر تو جرمن گورنمنٹ سے کوئی معاہدہ کر کے آئے تھے تو پھر تو امید ہونی چاہئے۔ اگر اسلئے آئے تھے کہ ہم وہاں مشکلات میں ہیں اور اِس سے آسانی اور چھٹکارا پانا ہے اور جا کر قسمت آزمائی کر لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد دعا اور صدقات پر بھی زور دیا تو کام ہو جاتا ہے۔ بعض ایسے کیسز میں نے دیکھے ہیں جنہوں نے آتے ہی قرآنِ کریم پکڑا اور مصلّٰی پکڑا اور اُس وقت بیٹھ گئے اور دعائیں اور نفل اور صدقے کرتے رہے۔ ان کے 15 دن میں کیس پاس ہو گئے۔ جو بظاہر نیک لوگ تھے، دعائیں بھی کرتے تھے لیکن ان کے ابھی نہیں ہوئے۔ تو بعضوں سے اللہ تعالیٰ مزید امتحان بھی لیتا ہے۔ کچھ کے کیس لمبے ہو جاتے ہیں، کچھ کے جلدی ہو جاتے ہیں۔ دعاؤں کی طرف اگر توجہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ آدمی کو مشکلات آتی ہیں تو ان مشکلات میں تو سب کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

❁...... **ایک واقفِ نَو نوجوان نے عرض کیا کہ** اتنی دیر لگتی ہے کہ پہلے زبان سیکھیں اور پھر سٹڈی کریں۔ تو اس سے جماعت کو یہ تو نہیں ہوگا کہ ضرورت سے کافی زیادہ وقت ہماری تعلیم پر لگ رہا ہے۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آپ فکر نہ کریں۔ آپ اب FSc کرنے کے بعد یہاں پر آئے ہیں۔ آپ کا کیس پاس ہو جاتا ہے تو اس کے بعد دیکھیں اور explore کریں کہ مختلف options کیا ہیں؟ جو بھی options ہوں وہ پھر لکھ کر مجھے پوچھیں تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ ان options میں سے آپ کے لئے اور جماعت کے لئے کونسا بہتر ہے۔ تا کہ آپ کا وقت بھی ضائع نہ ہو اور نہ جماعت کا وقت ضائع ہو۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** جسمانی ورزش کس حد تک کرنی چاہئے؟

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے**

**فرمایا:** جس حد تک آپ سمارٹ رہیں۔ اور آپ بڑے سمارٹ ہیں ماشاء اللہ۔ ورزش تو صحت قائم رکھنے کے لئے کرنی چاہئے۔ کسی کو مارنے کے لئے نہیں کرنی چاہئے۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے سوال کیا کہ** جمعہ کے دن جب امام خطبہ شروع کردے تو سنتیں کب ادا کرنی چاہئیں؟

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے**

**فرمایا:** جب بھی آپ جمعہ کے لئے مسجد میں آتے ہیں آپ کو سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ بعض لوگ یہ کرتے ہیں کہ خطبہ اردو میں سُن لیتے ہیں اور جو مسنون خطبہ ہے، اس میں توجہ نہیں دیتے اور کھڑے ہو کر سنتیں پڑھتے ہیں، یہ غلط طریق ہے۔ آکر پہلے سنتیں پڑھیں اور پھر خطبہ سنیں۔ درمیان میں جو وقفہ ہوتا ہے وہ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ اس میں پھر ٹکریں ہی مارتے ہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ اگر تو کسی کو موقع ہے کہ وہ گھر سے سنتیں پڑھ کر آئے تو پڑھ کر آنی چاہئیں۔ مسجد میں آکر پڑھنی ہیں تو وہاں آکر پڑھ لیں۔ لیکن جب بھی آپ مسجد میں داخل ہوتے ہیں اُسی وقت پڑھیں۔ لیکن یہ جو روایت بن گئی ہے کہ عربی خطبہ شروع ہوا تو سنتیں پڑھنی شروع کر دیں، یہ غلط ہے۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** میں اکثر دیکھتا ہوں کہ جب میں نماز با جماعت پڑھ رہا ہوتا ہوں تو امام صاحب جب سلام پھیرتے ہیں تو سنتوں کی ادائیگی کے لئے مصلّی سے کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح لوگ بھی اپنی جگہ سے ہٹ کر آگے یا پیچھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اسکی کیا وجہ ہے؟

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے**

**فرمایا:** یہ ایک طرح کی سنت ہی ہے کہ اپنی جو نمازوں کی جگہ ہے، اسے بدل لو۔ اگر آپ کے پاس جگہ ہے تو اسے بدل کر دو قدم ادھر ہو جاؤ تا کہ مسجد کی ہر جگہ کا حصہ، اگر تو اس سے کوئی برکت وابستہ ہے، تو وہ آپ کو مل جائے۔ اور آپ اپنے گھر میں بھی مختلف حصوں میں نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور نماز میں دعا کر رہے ہوتے ہیں، وہ بھی اس وجہ سے ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ کو نماز پڑھنے کی وجہ سے برکت مل جائے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ صفوں میں کوئی جگہ نہیں ہے تو دھکا مار کر کسی کو پیچھے ہٹا دیں اور خود آگے آجائیں کہ میں نے جگہ بدلنی ہے۔ اور جب کوئی پوچھے تو کہیں کہ سنت ہے۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ اس طرح جگہ بدل لو تو بہتر ہوتا ہے۔ تو آپ کہیں کہ بہتر ہوتا ہے تو مجھے حق مل گیا ہے کہ میں اُسے دھکا مار کر پیچھے کر دوں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ جگہ ہے تو بدل لو، ورنہ جہاں جگہ ملتی ہے، وہاں پڑھ لو۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ** ہمیں کچھ ہفتوں میں چھٹیاں ہونے والی ہیں تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہمیں چھٹیوں میں کام کرنے کی اجازت ہے؟

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے**

**فرمایا:** اگر تو آپ کو پیسوں کی ضرورت ہے تو کام کریں ورنہ پھر وقفِ عارضی کریں اور جماعت کے کام کریں۔ اور اگر اپنی فیلڈ میں کوئی ٹیکنیکل skill سیکھنے کے لئے کوئی کام کرنا ہے تو ٹھیک ہے، کر لیں کوئی حرج نہیں ہے۔ ماں باپ کا خرچہ کم کرنے کے لئے اور ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے اگر کوئی ہُنر سیکھنے کے لئے ضرورت ہے تو آپ تھوڑی دیر کے لئے کام کر لیں۔ لیکن چھٹیوں میں ہر وقفِ نو کو یہ کوشش ضرور کرنی چاہئے کہ کم از کم دو ہفتوں کے لئے وقفِ عارضی کرے اور جو وقفِ عارضی کا نظام ہے ان کو کہیں کہ وہ آپ کو کسی جماعت میں بھیج دیں جہاں آپ نمازوں کی طرف توجہ دے کر، قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف توجہ دے کر اپنا دینی علم بڑھانے کی طرف توجہ دے کر اپنی تربیت بھی کریں۔ اور جس جماعت میں جائیں تو وہاں کے بچوں کو بھی تعلیم دیں اور خدام کو بھی تعلیم دیں اور پڑھائیں۔ اس کے علاوہ آپ کو جو باقی وقت ملتا ہے اس میں اپنا کام کر لیں۔ ٹھیک ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے**

فرمایا: واقفینِ نو جو پندرہ سال سے اوپر ہیں اگر وہ اپنے سکولوں کی چھٹیوں میں وقفِ عارضی کریں تو آپ کے شعبہ وقفِ عارضی کے لئے ایک ہزار واقفینِ عارضی یہاں ہی سے پورے ہو جائیں گے جن کا وقفِ عارضی کا ٹارگٹ بھی پورا نہیں ہوتا۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے عرض کیا** کہ اگلے سال میں نے کالج میں جانا ہے اور اس کے لئے مجھے اچھے مارکس چاہیئے ہیں۔ اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اس کے لئے دعا پہلے خود بھی کرنی چاہیئے۔ پہلے خود پانچوں نمازوں کی پابندی کرو، خود اپنے لئے دعا کرو، پھر دوسرے کو دعا کے لئے کہو، تو پھر دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ خود آدمی نمازیں نہ پڑھ رہا ہو، نہ اپنے لئے دعائیں کر رہا ہو اور نہ محنت کر رہا ہو اور پھر دوسروں کو کہے کہ دعا کرو۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہمارے ایک صاحب ہوتے تھے۔ ایک بزرگ نے ان کی طرف سے الفضل میں اعلان شائع کروا دیا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے، انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ تو بعد میں پتہ لگا کہ میٹرک کی اعلیٰ کامیابیاں کیا لینی ہیں، انہوں نے میٹرک کے تین پیپر ہی نہیں دیے تھے۔ تو اس طرح بزرگوں کو کہہ کر یہ ظاہر نہ کریں کہ لوگ سمجھیں کہ بزرگوں کی دعائیں، جماعت کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پہلے خود کچھ ہمت کرو اور پڑھائی پوری کرو، خود دعا کرو، نمازوں کی طرف توجہ کرو تو اللہ تعالیٰ خود مدد کرتا ہے اور پھر دوسروں کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے عرض کیا** میں پاکستان سے آیا ہوں، ڈیڑھ مہینہ ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب نماز میں صفیں درست کرنے کا کہتے ہیں تو ایڑھیوں کو ملنا چاہیئے یا کندھوں کو اور جب ایک رکعت گزرنے کے بعد صف خراب ہو جاتی ہے تو اس کے بارے میں بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کرنا چاہیئے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اگر آپ کی ایڑھیاں ملی ہوں گی تو آپ کے کندھے خود بخود مل جائیں گے۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی کہ نماز پڑھتے ہوئے صف کیوں خراب ہوتی ہے۔ جب تک میں صفوں میں نمازیں پڑھتا رہا ہوں۔ مجھے تو نہیں یاد کہ میری ایڑھی کبھی ہلی ہو۔ اتفاق سے کبھی ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ لیکن اگر ہل جائے تو ایڑھی کو سیدھا کرلیں۔ اس سے یہ فائدہ ہے کہ ایڑھی سیدھی کرنے کی وجہ سے کندھے تو مل جاتے ہیں۔ اور اگر آپ کی ایڑھیاں کچھ پیچھے چلی جاتی ہیں تو پیچھے صف میں نمازی جب سجدہ میں جائے گا تو آپ کو ٹکر مارے گا۔ آپ اس کو سجدہ نہیں کرنے دیں گے اور اگر وہ زیادہ conscious ہے تو وہ سکڑنے کی کوشش کرے گا۔ اسلئے اگر آپ ایڑھیوں کو سیدھا کرلیں تو کندھے بھی مل جاتے ہیں۔

حضور انور نے اس نوجوان کے ساتھ ایک دوسرے نوجوان کو کھڑا کیا اور ان دونوں کی ایڑھیاں ملوائیں اور فرمایا کہ دیکھو کندھے خود بخود مل گئے ہیں۔

❁...... **اسی واقفِ نو نے عرض کیا** کہ یہ میرا پہلا موقعہ ہے۔ میں ابھی ڈیڑھ مہینہ پہلے پاکستان سے آیا ہوں۔ اور میں آج اس طرح حضور کے سامنے کھڑا ہوں۔ اور مجھے آج یہ محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستانی کس نعمت سے محروم ہیں۔ پاکستان کو یہ نعمت کب نصیب ہوگی؟

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دعائیں کریں، دعائیں کریں، صدقہ کریں۔ اسی لئے میں کہتا رہتا ہوں اور عموماً توجہ دلاتا رہتا ہوں کہ جو باہر آئے ہیں ان کو بھی کہتا رہتا ہوں کہ دعائیں کریں۔ جو پاکستانی ہیں ان کو بھی کہتا ہوں کہ دعائیں کریں، روزہ رکھیں، صدقات دیں۔ اللہ تعالیٰ یہ جو مشکل کے دن ہیں، ان کو آسان فرمائے۔ آمین۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے عرض کیا** کہ میں نے اپنا ڈپلومہ کر لیا ہے اور اب میں میڈیکل ٹیکنیک میں جانا چاہتا ہوں۔ کیا مجھے اس کی اجازت ہے؟ میڈیکل فیلڈ میں جو مشینیں اور سسٹم ہوتے ہیں، انکا ٹیکنیشن بننا چاہتا ہوں، ان کو ٹھیک کرنا چاہتا ہوں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ان مشینوں کی جو ٹیکنیکل سائیڈ ہے۔ جو ٹیکنیکل سٹاف ہوتا ہے وہ کورس کرنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے کرلو۔

❁...... **اِسی واقفِ نو نے عرض کیا کہ میری امی بیمار ہیں، انکی** صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ تعالیٰ فضل کرے۔

**ایک واقفِ نو نے عرض کیا کہ:** میرے بھائی جن کو گولیاں لگی تھیں، وہ اب ٹھیک ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** انکا کیا حال ہے؟ اب ٹھیک ہیں؟

❁......**واقفِ نو نے عرض کیا:** جی حضور، اللہ کا شکر ہے کہ اب کافی بہتر ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ حضور کو اطلاع دے دینا کہ میں کافی اچھا ہوں۔

❁...... **ایک واقفِ نو نے سوال کیا** کہ حضور ایک سال قبل مختلف ممالک کے سربراہان کو امن کے خطوط لکھے تھے۔ ان میں سے کتنے ممالک کے سربراہان کا جواب آیا تھا؟

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** کینیڈا کے وزیرِ اعظم کی طرف سے جواب آیا تھا۔ اسی طرح UK کے وزیرِ اعظم سے بھی جواب آیا تھا۔ پہلے تو ایسا جواب تھا جو ہلکا پھلکا سا تھا لیکن بعد میں اس نے کہا تھا کہ ہم امن کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ امریکہ والوں نے جواب نہیں دیا۔ اتفاق سے ان کا ایک سٹاف ممبر مجھے ایک میٹنگ میں ملا۔ تو میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ اگر Obama صاحب جواب نہیں دے سکتے تو نہ بھیجیں۔ کیونکہ یہ مجھے پتہ چلا تھا کہ Obama صاحب بہت مشکل میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ جواب کس طرح دیں۔ لیکن اس نمائندہ نے مجھے کہا کہ میں جواب دلواؤں گا۔ پھر جب ہمارے کسی آدمی نے رابطہ کیا تو اس نے کہا کہ ہمیں کہا گیا تھا کہ جواب نہ دو۔ لیکن ان میں توجہ پیدا ہوئی ہے۔ ورنہ تو اس وقت تک نیت تھی اسرائیل کی اور حالات بھی کشیدہ تھے اور جنگ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اسکی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ شام کی جنگ میں کچھ Russia کا پریشر ہے، جس کی وجہ سے وہ رُکے ہوئے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان خطوط کا اثر ہوا ہے اور انہیں خود بھی خیال آیا ہے کہ جنگوں کی طرف نہ جائیں تو بہتر ہے۔

❁......**ایک واقفِ نو نے سوال کیا** کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کے جو کپڑے ہیں، تبرک ہیں، وہ یورپ میں، امریکہ میں کسی محفوظ جگہ پہنچا دیے جائیں گے۔ وہاں پر وہ زیادہ دیر تک، آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے اور بادشاہوں کے لئے تبرک کا باعث بنیں گے۔

**اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** تبرک تو اتنے زیادہ لوگوں کے پاس ہیں۔ انہوں نے ان کپڑوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے اور دھاگے دھاگے کر کے خاندانوں میں بانٹ لئے ہیں۔ اب محفوظ کس طرح کرنا ہے۔ ہاں بعض تبرکات ہیں، جیسے کوٹ ہے جو میں عالمی بیعت میں پہنتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری پھوپھی ہیں، ان کے پاس حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کوٹ تھا، وہ بھی انہوں نے مجھے بھیج دیا ہے۔ وہ بھی اب میرے پاس ہے۔ میرے پاس اب دو کوٹ ہو گئے ہیں۔ دو تبرکات ہو گئے ہیں۔ باقی جو پرائیویٹ لوگوں کے پاس ہیں، وہ انہوں نے بانٹ دیے ہیں۔ باقی تبرک یہی ہے کہ آپ کی جو تعلیم ہے اسے پھیلاؤ۔

واقفین نو بچوں کی یہ کلاس ایک بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔